تاریخ بلوچستان: ایک مختصر جائزہ

آغا نصیر احمد زئی کمبرانی بلوچ

بلوچستان کہلائے جانے والے علاقے کا ذکر، جس کو ما کا کہا جاتا تھا، سب سے پہلے بیستون اور اصطغر میں دارا کے خط مسماری میں لکھے ہوئے کتبے میں ملتا ہے لیکن اس ملک کے عہد اسلامی سے پہلے کے حالات بہت کم معلوم ہیں۔ ۳۲۵ میں سکندر اعظم ہندوستان کی فتح کے بعد بلوچستان کی راہ ایران لوٹا۔ اس نے ایران میں شرقاغر بأسفر کیا۔ سکندر کی موت کے بعد بلوچستان سلطنت باقتریہ کا ایک حصہ بن گیا۔ سیلوکس سکندر کے ایک سپہ سالار نے بلوچستان کو فتح کر کے سندھ پر حملہ کر دیا۔ جب اس نے دریائے سندھ پار کیا تو اس کا مقابلہ مگدھ کے چندر گپت موریہ کی فوجوں سے ہوا۔ سیلوکس کو شکست ہوئی اور چندر گپت کی فوجوں نے اسے بلوچستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ مشہور مورخ ایلیٹ کے مطابق بلوچستان ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز کی سلطنت کا ایک حصہ تھا کیونکہ اس سلطنت کی حدود وادیٔ سندھ تک تھیں۔ ۶۳۵ء میں سندھ کے برہمن حکمران خاندان کے راجہ چچ نے بلوچستان پر قبضہ کیا اور بلوچستان کی حدود متعین کیں اور بلوچستان کے دفاع کے لیے قلعے تعمیر کیے۔ بلوچستان میں برہمن راج زیادہ دیر پا ثابت نہ ہوا کیونکہ کرمان، عرب سپہ سالاروں کی یورشوں کی زد میں تھا۔ مسلمانوں کے لشکر بلوچستان کے دروازوں پر دستک دے رہے تھے۔ آخری یلغار کچھ عرصے بعد راجہ داہر کی شکست کا باعث بنی۔

قدیم ایران کی تاریخی حوالوں سے جو ۲۱۰۰ء قبل از مسیح میں لکھی گئی ہیں ایران میں پہلی بار کیومرث نے ایرانی قومی حکومت کو تشکیل دی۔ ان کا خاندان بنام خاندان پیش دادیاں تاریخ ایران میں موسوم ہوا۔ اس خاندان نے ۲۱۰۰ء سال قبل از مسیح سے لے کر ۸۴۵ سال قبل از مسیح تک قدیم ایران پر حکومت کی۔ اسی دوران سلطنت قدیم ایران اور سلطنت قدیم ہندوستان کے درمیان تورانی ترکوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ جو ان پانچ خطوں پر مشتمل تھا

(۱) سفدستان (موجودہ ترکمانستان، تاجکستان، ازبکستان، کرغزستان، قازقستان (۲) کابلستان (۳) زابلستان (موجودہ افغانستان) (۴) توران (موجودہ سطح مرتفع قلات) (۵) مکران (موجودہ بلوچستان)۔ تورانی ترکوں کی سلطنت تاریخ میں بنام سلطنت توران موسوم ہو کر وجود میں آ گئی۔ قدیم ایران میں خاندان پیش دادیان کے ۸۵۴ سال قبل از مسیح میں زوال کے بعد۔ مادکرد خاندان کے سردار کیقباد نے مادکردوں کی حکومت قدیم ایران میں قائم کی۔

سلطنت توران کے آخری بادشاہ آفراسیاب نے ایران پر کیقباد مادکرد کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ ان دونوں سلطنتوں میں لڑائی چھڑ گئی تورانی سلطنت توران کا بادشاہ آفراسیاب لڑائی میں مارا گیا اس کی فوجوں کو شکست ہو گئی۔ سارے توران پر مادکرد بادشاہ ایران قابض ہو گیا۔ اس نے سلطنت توران کے تمام خطوں کو سلطنت ایران میں شامل کر دیا۔ اس دور میں جب کیقباد مادکرد قدیم ایران کا بادشاہ تھا تو تاریخ میں قدیم بنام سلطنت مادستان و فارس موسوم ہوا اور اسی نام سے سلطنت کا تذکرہ تاریخی کتابوں میں ہوا ہے۔

خطہ بلوچستان میں طلوع اسلام سے قبل ہندو راج قائم ہوا ہے۔ ایران کی تاریخی دستاویزات یہ کہتے ہیں کہ ایران میں پہلی بار ۲۱۰۰ سال قبل از مسیح زیر سرکردگی کیومرث ایران کی قومی حکومت قائم ہوگئی جو خاندن پیش دادیاں کا پہلا حکمران تھا۔ اس کے بعد خاندان مادکرد آیا۔ مادکردوں کے زوال کے بعد خاندان ھنخامنشی کی حکومت قائم ہوگئی۔ ھنخامنشیوں کی حکومت یونانیوں نے چھین لی۔ یونانیوں کو ایرانی خاندان آشکانی نے ایران سے نکال دیا۔ خود حکمران بنے آشکانی خاندان کے زوال کے بعد ساسانی خاندان برسر اقتدار آیا۔ اسی خاندان کے دور حکمرانی میں ہندوؤں نے خطہ قدیم بلوچستان پر قبضہ کیا۔ جس کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

اردوان پنجم آشکانی خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے دور میں فارس کے گورنر اردشر نے بغاوت کی۔ اردوان پنجم جنگ میں مارا گیا۔ اردشیر نے حکومت پر قبضہ کیا اور اپنے دادا ساسان کے نام کی مناسبت سے خاندان کو

ساسانی کے نام سے موسوم کیا۔ ساسانی خاندان نے قدیم ایران پر ۲۲۷ عیسوی سے لے کر ۶۴۲ عیسوی تک حکمرانی کی گویا ۴۱۵ سال۔

اردشیر کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور اوّل بادشاہ ہوا۔ اسی دور میں مانی معمد ان کا باشندہ تھا جس نے بابل کے شہر میں جا کر قیام کیا۔ اس کے والد کا نام پانکا تھا۔ والدہ کا نام اتاخیم تھا۔ اس پر تیرہ سال کی عمر میں وحی نازل ہونے لگی۔ اس نے زرتشتی مذہب میں اصلاحات کیے اور پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ مانی کا مذہب مقبول ہوا شاہ پور اول بھی اس کا پیروکار بنا۔ زرتشتی کٹر ملا اور درباری امرا نے شاہ پور پر دباؤ ڈالا۔ وہ تائب ہوا اور پرانے مذہب کو دوبارہ اختیار کیا۔ مانی کو جلاوطن کر دیا۔

شاہ پور کے بعد اس کا بیٹا ہرمز اول بادشاہ بنا ایک سال بعد اس کے چھوٹے بھائی بہرام نے بادشاہی اس سے چھین لی اور خود بادشاہ بنا۔ بہرام اول ۲۷۳ عیسوی سے لے کر ۲۷۵ عیسوی تک بادشاہ رہا۔ تین سال بعد فوت ہوا تو اس کا بیٹا بہرام دوم تخت نشین ہوا۔

پیغمبر مانی کی جلاوطنی سے واپسی

مانی ہرمز اول کی حکمرانی کے دوران ایران واپس آیا۔ جب اس کے بھائی بہرام دوم نے اس سے حکومت چھین لی تو اس نے زرتشی کٹر ملاؤں کے ذریعے مانی کو ملحد قرار دے کر قتل کروایا۔ چونکہ قدیم بلوچستان توران مکران کے بلوچ بھی مانی کے پیروکار تھے وہ بھی زیر عتاب آ گئے۔

توران ومکران میں بلوچوں کی امارتوں کا خاتمہ

ساسانی بادشاہ بہرام دوم نے مانی کو قتل کروانے کے بعد توران اور مکران میں بلوچوں کی جو امارتیں قائم تھیں اور مانی پیغمبر کے پیروکار تھے۔ اس وجہ سے ان کی امارتیں ان سے چھین لیں اور ان علاقوں کے انتظام کے لیے

اپنے ستراب (گورنر) مقرر کیے۔

کباداول کا بادشاہ ہونا ۴۸۷ء تا ۴۹۸ء

کباداول ساسانی خاندان کا (بیسواں) بادشاہ تھا۔ وہ جب بادشاہ بنا تو اس کے دور حکومت میں مزدک نے اپنی امامت کا اعلان کر دیا جو مانی کے مذہب کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتے تھے۔ مزدک جید عالم تھا۔ لوگ جوق در جوق اس کے پیروکار بنے بادشاہ کباداول نے بھی اس کا مذہب اختیار کیا۔

امام مزدک کا تعارف

امام مزدک شہر مادایا جو دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوا والد کا نام بامداد تھا۔ ایک جید عالم تھا۔ ہر چیز کا لوگوں پر مساوی تقسیم چاہتا تھا۔ اقتصادیات کی مساوی تقسیم کا درس دیتا تھا۔

طہماسپ کا بادشاہ ہونا ۴۹۸ء تا ۵۰۱ء

جب کباداول نے مزدک کے مذہب کو اختیار کیا تو اراکین دربار اور زرتشتی معبدان نے مل کر کباد کو تخت سے معزول کر دیا اور اس کے چھوٹے بھائی طہماسپ کو بادشاہ بنایا۔ کباداول مرکزی ایشیا میں ہتیالوں کے بادشاہ آخشونواز کی پناہ میں چلا گیا۔ دوران فرار کباد نے اراکین دربار اور معبدان زرتشت سے دوبارہ رابطہ قائم کیا اور پرانے زرتشی مذہب کو دوبارہ قبول کیا۔

کباداول کا دوبارہ بادشاہ ہونا

جب کباد دوبارہ بادشاہ ہوا تو اپنے قول کے مطابق مزدک کو قید کر کے زندان میں ڈالا۔ اسے قتل نہیں کیا۔ کٹر زرتشی ملاؤں سے کہا اسے چند مدت جیل میں رکھیں گے شاید یہ پرانے مذہب کو دوبارہ اختیار کرے۔ تو معبدان زرتشت نے کباد کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ کباد نے اسی دوران مزدک کو قید خانے سے فرار کروایا۔

نوشیروان کا بادشاہ ہونا ۵۳۱ تا ۵۷۹ء

کباد اول کے بعد اس کا بیٹا نوشیروان تخت نشین ہوا۔ اسے مزدک کے مذہب سے انتہائی طور پر نفرت تھی۔ اس نے مزدک کی گرفتاری کے لیے ایک بہت بڑی رقم بطور انعام کا اعلان کیا۔ مزدک کچھ راسخ العقیدہ ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوا۔ بعد مناظرہ سب کو ملحد قرار دے کر قتل کر دیا گیا۔

نوشیروان کا مزدک کے پیروکاروں کا قتل عام کا حکم

امام مزدک کے خاتمے کے بعد نوشیروان نے مزدک کے پیروکاروں کے قتل کا حکم دیا۔ چونکہ توران و مکران کے بلوچ مزدک کے پیروکار تھے۔ ان کا بھی قتل عام ہوا تاریخی ماخذ کہتے ہیں کہ اس قتل عام میں تقریباً نو لاکھ افراد قتل ہوئے۔ بلوچوں کے علاوہ ایلانی، گیلانی گروہ قبائل جو مزدکی تھے۔ ان کا بھی قتل عام ہوا۔

ولادت حضرت محمدؐ پیغمبر اسلام

نوشیروان حکمران ایران کے دور حکمرانی میں ۲۰ اپریل، ۵۷۱ء میں مطابق ۹ ربیع الاول سنہ فیل حضرت محمد ﷺ کا بہ مقام مکہ تولد ہوا۔

ہرمز چہارم کا بادشاہ ہونا ۵۷۹ء تا ۵۹۰ء

نوشیروان کے بعد اس کا بیٹا ہرمز چہارم ایران کا بادشاہ بنا۔ ہرمز خاقان ترک کی لڑکی کے بطن سے تھا۔ اس کی کمزور حکومت کی وجہ سے نظام حکومت میں ترک دخل دیتے تھے جس کی وجہ سے ایران میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ ان جنگوں میں ہرمز چہارم خود بھی مارا گیا۔

اس دور میں سندھ میں ہندو رائے خاندان کی حکمرانی تھی۔ رائے سہارس اول سندھ کا حکمران تھا۔ سلطنت ایران کی اس طوایف الملوکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے سندھ سے متصل ایرانی سلطنت کے خطے توران اور مکران پر قبضہ کر کے ان علاقوں کو اپنی سلطنت سندھ میں شامل کر دیا۔ رائے سہارس اول ۵۶۰ء سے لے کر ۵۸۰ء تک

سندھ پر حکمرانی کی گویا چھٹی صدی عیسوی میں قدیم بلوچستان پر سندھ کا حکمران سہارس اول قابض ہوگیا اور اسی طرح قدیم بلوچستان کے خطوں توران (سطح مرتفع قلات) اور مکران پر ہندو راج کی ابتداء ہوئی۔

رائے سہارس حکمران سندھ نے سندھی گروہ قبائل بنیان کے قبیلہ (جونا) کے سردار سیو اسمرا کو توران اور مکران کی انتظامیہ کو یکجا کر کے اپنی طرف سے قدیم بلوچستان کا حکمران مقرر کیا۔سیو اسمرا توران کے دارالخلافہ پہنچ کر اپنی حکمرانی کا اعلان کیا۔توران کا دارالخلافہ کیکان (موجودہ قلات) تھا اور اپنے بھائی تومان کو اپنا نائب حکمران بنا کر مکران کے دارالخلافہ فناز بوران (موجودہ پنجگور) روانہ کردیا۔سیو اسمرا ۵۶۰ء سے لے ۵۸۵ء تک قدیم بلوچستان پر حکمرانی کی۔

یہ سیاسی تبدیلی بلوچوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگئی۔ان کو ایرانی حکومت کے ظلم وستم سے بحیثیت پیروکاران امام مزدک چھٹکارہ مل گیا۔ہندو اپنے مذہب پر قائم تھے۔بلوچوں کو پیغمبر زرتشت کی امتی سمجھ کر ان سے تعصب نہیں کرتے تھے۔قدیم بلوچستان میں جب ہندوؤں کی حکومت قائم ہوگئی تو قدیم بلوچستان میں وہ بلوچوں کی مشاورت سے نظام حکومت کو چلانے کا طریقہ کار اختیار کیا۔اس لیے ہندو دور حکومت میں بلوچستان میں کبھی بھی شورش نہیں ہوئی۔

سیو اسمرا کے بعد اس کا بیٹا سیو اجونین قدیم بلوچستان کا حکمران بنا۔اس نے ۵۸۵ء سے لے کر ۶۱۳ء تک حکمرانی کی۔اس دور میں سندھ میں رائے سہارس ثانی حکمران تھا۔

شاہ نیمروز کا مکران پر حملہ

جب شاہ نیمروز نے مکران پر حملہ کیا تو سندھ کا حکمران رائے سہارس ثانی اور سیو اجونین نے مل کر اس کا بہ مقام فناز بوران (موجودہ پنجگور) مقابلہ کیا۔گھمسان کی لڑائی کے بعد شاہ نیمروز فتح یاب ہوا۔رائے سہارس ثانی اور

سیوا جونین لڑائی میں دونوں کام آئے۔ اس لڑائی میں بلوچ غیر جانبدار رہے۔ سیوا جونین کی لڑائی میں کام آنے کے بعد اس کا بیٹا سیوا آسیار قدیم بلوچستان کا حکمران بنا۔ اس کے دور حکومت میں رائے سہارس ثانی حکمرن سندھ فوت ہوا۔ اس کا وزیر چچ بن سلائج نے سندھ کی حکومت پر قبضہ کر کے حکمران بنا۔ سیوا آسیار ۶۱۳ء سے لے کر ۶۲۸ء تک قدیم بلوچستان پر حکمرانی کی۔

چچ بن سلائج برہمن سندھ کا بادشاہ بننے کے بعد مکران آیا۔ سیوا آسیار حکمران بلوچستان کے ساتھ مکران کی آخری سرحد جو کرمان سے متصل تھی چچ نے کھجوروں کا ایک جھنڈ لگوا کر اس حد کو سلطنت سندھ کے مغرب میں آخری سرحد قرار دیا۔ چچ حکمران سندھ نے ۶۴۰ء سے لے کر ۶۶۰ء تک حکمرانی کی۔ سیوا آسیار لاولد فوت ہوا۔ اس کا بھائی سیوا امائیں قدیم بلوچستان کا حکمران بنا اس نے ۶۲۸ء سے لے کر ۶۴۹ء تک حکمرانی کی۔ اس دور میں اسلامی سلطنت وجود میں آچکی تھی اور حضرت عمر بن خطابؓ اسلامی سلطنت کے دوسرے حکمران تھے جنہیں خلیفہ دوئم بھی کہتے ہیں۔

اسلامی سلطنت کا ایران فتح کرنا

امیر المومنین حضرت عمرؓ اور ایران کے آخری بادشاہ یزدگرد سویم کے درمیان لڑائی ہوئی، عربوں نے سارا ایران فتح کر لیا۔ کرمان علاقہ ایران کو مسلمان سپہ سالار سہیل بن عدی نے فتح کیا۔ سیستان کو عرب مسلمان سپہ سالار عاصم بن عمرو نے فتح کیا۔

مکران پر مسلمانوں کا قبضہ

سیستان سے آگے خطہ مکران تھا۔ عرب سپہ سالار حکم بن عمرو تغلبی نے مکران پر حملہ کیا۔ راجہ چچ سندھ کے حکمران کا سپہ سالار (مونا) اپنے لشکر کے ساتھ سیوا امائیں حکمران بلوچستان اپنے لشکر کے ساتھ مکران پہنچا۔ جنوبی سیستان وادی ہلمند میں مسلمانوں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ سندھی سپہ سالار (مونا) حاکم بلوچستان سیوا امائیں لڑائی

میں کام آئے۔ ہندوؤں کو شکست ہوئی اور مسلمان مکران پر قابض ہو گئے۔حکم بن عمرو تغلبی نے مکران میں مسلمان حاکم مقرر کر کے علاقے کو اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا۔

مسلمانوں کی فتوحات پر بندش

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مشرق میں اور دیگر اطراف میں اسلامی افواج کی مزید فتوحات پر پابندی لگا دی تاکہ جتنا علاقہ اسلامی سلطنت میں شامل ہو چکا ہے ان میں اسلامی نظام کو مضبوط بنیادوں پر رائج کیا جا سکے۔

خطہ توران کا ہندو سلطنت میں شامل رہنا

لہذا حضرت عمر اسلامی سلطنت کے حکمران کے اس حکم کے پیش نظر توران پر مسلمانوں نے قبضہ نہیں کیا اور یہ خطہ بدستور سندھ کی سلطنت کا حصہ رہا اور اس پر ہندو قابض رہے۔

حضرت عثمان بن عفان کا اسلامی سلطنت کا حکمران ہونا

حضرت عمر کے بعد اسلامی سلطنت کے مسند خلافت پر حضرت عثمانؓ بن عفان بیٹھے۔انہوں نے بھی مزید اسلامی فتوحات پر پابندی لگا دی۔حضرت عثمان ۶۴۵ء سے لے کر ۶۵۷ء تک گویا بارہ سال مسند خلافت پر رہے۔اس دور میں بھی بلوچستان کا خطہ توران پر ہندو قابض رہے۔

خلیفہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کا توران پر حملہ

حضرت عثمانؓ کے بعد جب حضرت علیؓ بن ابی طالب اسلامی سلطنت کے حکمران بنے تو انہوں نے اپنے مکران کے گورنر ذغر بن ذعر کو توران پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔

ذغر بن ذعر کا مکران پر حملہ

ذغر بن ذعر کوہ کردان (سطح مرتفع قلات) کے پہاڑی دروں کو عبور کر کے توران کے دارالحکومت کیکان کا محاصرہ کیا۔سیوا ز دراک ولد سیوا امائیں بیس ہزار ہندو لشکر کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔دوران جنگ ذغر بن ذعر کو اطلاع ملی

کہ خوارج نے حضرت علی خلیفہ کو شہید کر دیا ہے لہذا وہ خاموشی سے پسپائی اختیار کر کے مکران پہنچا وہاں سے عراق روانہ ہو گیا۔

سلطنت اسلامی پر بنو امیہ کے سردار معاویہ کا قبضہ

امام حسن بن علی کی دستبرداری کے بعد امیر معاویہ بن ابوسفیان سارے اسلامی سلطنت کے منصب خلافت پر بیٹھا۔ انہوں نے ۶۶۰ء سے لے کر ۶۸۰ء تک حکمرانی کی۔ اسلامی سلطنت میں بنی امیہ خاندان کے پہلے خلیفہ امیر معاویہ کے دور حکومت ۶۶۰ء سے لے کر ۶۸۰ء تک میں بلوچستان کا دوسرا خطہ توران (سطح مرتفع قلات) بھی اسلامی سلطنت میں فتح کے بعد شامل کر دیا گیا۔ تیس سال بعد خاندان بنی امیہ کے چھٹے خلیفہ ولید اول کے دور حکمرانی ۷۰۵ء تا ۷۱۳ء میں عرب مسلمان سپہ سالار محمد بن قاسم نے خطہ سندھ فتح کیا اور حکمرانی کی۔

والی مکران عبداللہ بن سوار کا توران پر حملہ

امیر معاویہ نے دوبارہ مشرق میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ عبداللہ بن سوار گورنر مکران نے توران پر حملہ کیا۔ سیواز وراک تیس ہزار لشکر کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ عبداللہ لڑتا ہوا جنگ میں کام آیا۔

راشد بن عمرو گورنر مکران کا توران پر حملہ

امیر معاویہ نے راشد بن عمرو کو مکران کا گورنر مقرر کر کے مکران روانہ کر دیا۔ راشد نے کیکان دارالخلافہ توران کا محاصرہ کیا تو سیواز وراک بھاگ گیا۔ سیستان کے آتش پرستوں سے مل کر راشد بن عمرو پر حملہ کیا۔ راشد جنگ میں مارا گیا۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

سنان بن سلمہ گورنر مکران کا توران پر حملہ

امیر معاویہ نے سنان بن سلمہ کو گورنر مکران بنا کر مکران بھیجا۔ وہ آتے ہی توران کے دارالخلافہ کیکان پر حملہ کیا سیواز وراک قلعہ میں محصور ہو گیا۔ ایک ماہ بعد محاصرہ توڑ کر میدان جنگ میں نکلا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ اس کا بیٹا سیوا

سنگین علاقہ زہری نورگان (نورگامہ) بلبلان (بلبل) کے کوہستان میں روپوش ہوگیا۔ سنان بن سلمہ اس کا تعاقب کر کے اسے نورگان (نورگامہ) کے علاقے میں مارا۔ سیواسنگین کے مارے جانے کے بعد سارے توران پر عرب مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ اس طرح قدیم بلوچستان مکمل طور پر اسلامی سلطنت کے زیرنگیں آ گیا۔

قدیم بلوچستان میں سیوا ہندو حکمرانوں کا شجرہ

قدیم بلوچستان میں ہندو حکمران کا لقب سیوا تھا جن کو سندھ کے حکمران رائے سہارس اول نے اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر قدیم بلوچستان کی حکومت کے حوالے کر دیا۔ سیوا خاندان جو نا قبیلہ جدگال کا سردار تھا۔ سردار کا نام سیوا اسرا تھا۔

(شجرہ) خاندان سیوا حکمرانان قدیم بلوچسان

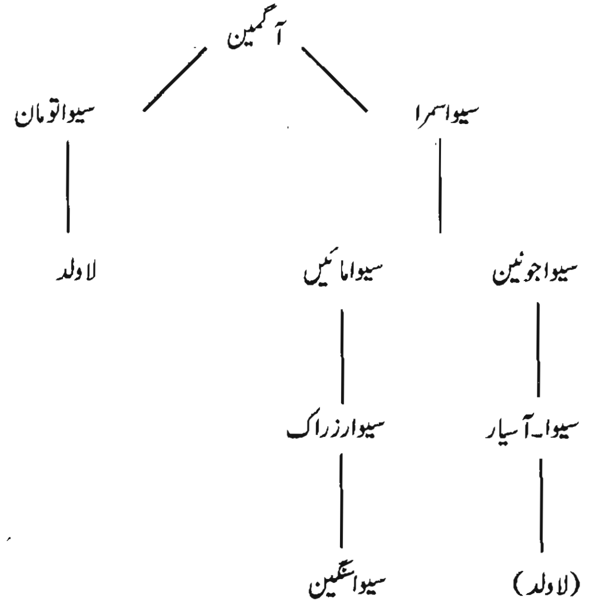

پندرھویں صدی کے وسط میں تقریباً جب ہندوستان پر مغلوں کا سیلاب آنا شروع ہوا تب سیوا خاندان بھی ان کی ہولناکیوں سے بچ نہ سکا۔ فاتح اور نیم وحشی مغلوں کے ہاتھوں اس خاندان کو بھی بری طرح شکست ہوئی اور ان کی حکومت کا تختہ الٹ گیا۔ قلات پر منگولوں کی حکومت قائم ہوئی۔ انہوں نے سیوانی ہندوؤں کو چن چن کر ہلاک کیا۔[۶]

آمیر نصیر خان ثانی آمیر بلوچستان کی دور حکمرانی میں (۱۸۴۱ء تا ۱۸۷۵ء) ان کے وزیر آخوند محمد صدیق ملازئی بلوچ نے بلوچستان کی تاریخ بہ زبان فارسی لکھی کیونکہ اس دور میں بلوچ مملکت بلوچستان میں سرکاری زبان فارسی تھی۔ لہذا آخوند محمد صدیق نے اپنی تاریخی کتاب کا نام *کتاب الابرار* رکھا یعنی (پرہیزگار لوگوں کی تاریخ)۔ وہ بلوچستان میں ہندو حکمرانی کے بارے میں یوں لکھتے ہیں (خطہ قلات پہلے سیوا ہندو کا تھا) مغلوں نے اس پر قبضہ کیا۔ جب مغلوں کے علاقہ خراسان میں دشمنوں نے ان پر غلبہ حاصل کیا تو بلوچ قبیلہ میروانی کا سردار میر عمر نے قلات پر قبضہ کیا۔

۱۸۹۳ء میں انگریزوں نے بلوچستان پر قبضہ کیا۔ بلوچستان کے آخری آزاد حکمران آمیر خداداد خان احمد زئی کمبرانی بلوچ کو معزول کر کے ان کی جگہ ان کے ولی عہد آمیر محمود خان ثانی کو اصل بلوچستان کو ریاستی بلوچستان عرف عام میں ریاست قلات بلوچستان کا نام دے کر اس کا حکمران مقرر کیا اور برٹش بلوچستان کو جنم دیا۔ تو اپنے وفادار ہندو ملازم کو جس کا نام لالہ ھتیو رام تھا کو حکم دیا کہ بلوچستان کی تاریخ لکھو لہذا لالہ ہتو رام اپنی تاریخ بلوچستان میں ہندو حکمرانی کے بارے میں یوں اظہار کرتے ہیں۔ ''زمانہ قدیم میں ملک بلوچستان بلکہ افغانستان بھی زیر قبضہ ہندو راجوں کے تھے۔ قندھار کے نام ہندو تاریخوں میں (گندھار) لکھا ہوا ہے جس کے معنی ہیں خوشبودار ایرانی لوگ اب تک قندھار کو (گندھار) کہتے ہیں۔ سیوا نام کا ایک مشہور راجہ اس ملک کا ہوا ہے۔ شہر سیوی بھی اس نے آباد کیا تھا جو اب تک وہی پرانا نام سے مشہور چلا آرہا ہے۔ اور اس ملک کا نام بلوچستان اس وقت سے مشہور ہوا جب سے بلوچ لوگ آ

کر اس ملک میں آباد ہوئے۔ اس سے پہلے پرانی کتابوں میں یہ خطہ سیوستان کے نام سے مشہور تھا۔ قلات میں اب تک ایک فرقہ موجود ہے جو سیواز ئی قبیلہ کہلاتا ہے۔ یہ لوگ اسی سیوا حکمران خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ پہلے ہندو تھے بعد میں اسلامی دور حکمرانی میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ ہندو دور حکمرانی کے تین زیارت گاہیں ہندوؤں کے بلوچستان میں موجود ہیں۔ قلات میں کالی دیوی کا مندر ہے۔ مستونگ میں مہادیو کی زیارت گاہ ہے اور شال میں سادھ جوگی پانی ناتھ کا مندر ہے۔ ان زیارت گاہوں کے بارے میں ہندی شعر ہے:

کالی وسے قلات میں مہادیو مستونگ

بدھڑا جوگی شال میں پانی ناتھ بلونت

تاریخی کتابوں کا حوالہ

۱۔ تاریخ ایران باستان۔ تین جلد تصنیف حسن پیرنیا

۲۔ دہ ہزار سالہ تاریخ ایران تالیف عبدالعظیم رضائی

۳۔ تاریخ مردوخ (دوجلد) تالیف آیات اللہ شیخ محمد مردوخ کردستانی

۴۔ تاریخ چچ نامہ فتح سندھ تالیف علیکوفی اردو ترجمہ سندھ ادبی بورڈ

۵۔ تاریخ اسلام مرتبہ معین الدین احمد ندوی

۶۔ تاریخ ابن خلدون حصہ اول وحصہ دوئم اردو ترجمہ علامہ حکیم احمد حسین عثمان

۷۔ کوردگال نامک تالیف آخوند محمد صالح زنگنہ کرد بلوچ